خلافت لائبریری ربوہ

سوموار | 20-اکتوبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
فون 213029

جلد 47-82 نمبر 232 | سوموار 16 جمادی الثانی۔ 1418ھ 20 اخاء 1376ھش 20 اکتوبر 1997ء

خدا زبردست قدرتوں کا مالک ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں۔ جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہونگی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا خود تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد و بست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے۔

(روحانی خزائن جلد 19۔ صفحہ 21)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے، جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں (-) جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو۔ اس کا نام عبادت ہے، چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے، تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے، تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے، تو اس میں خدا نظر آئے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 347)

سخت گیری بہت بڑا گناہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

سخت گیری اور بدخلقی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد ہے جو میں پڑھ رہا ہوں فرماتے ہیں۔ "سخت دل ہر ایک فاسق سے بدتر ہوتا ہے" اب اس سے آپ اندازہ کریں کہ سخت گیری کتنا بڑا گناہ ہے۔ سخت دلی انسان کو ہر فاسق سے بدتر کر دیتی ہے اور ہمیشہ فسق و فجور کے باوجود قوموں کی باقی رکھا مگر جب ان کے دل سخت ہو گئے تو پھر خدا کا عذاب ان پر نازل ہوا ہے۔ یہود کی تاریخ ہمارے سامنے گواہ ہے فرمایا (-) تم نے بدیاں کیں خدا نے باوجود اس کے عفو کا سلوک فرمایا، مغفرت فرمائی۔ بدیوں پر بدیاں دیکھتا رہا مگر تمہیں پکڑا نہیں مگر جب تم سخت دل اور پتھر دل ہو گئے پھر خدا کا غضب تم پر نازل ہوا ہے۔

(-) تو یہ معنی ہے ہر فاسق سے بدتر ہوتا ہے۔ تمہارے گناہ خدا تعالیٰ کے مغفرت کی نیچے رہیں گے اگر تمہارے دل میں خوف خدا ہو، کوشش ہو، توبہ کی طرف توجہ ہو۔ مگر اگر تم پتھر دل بن گئے پھر کوئی بخشش تمہیں نصیب نہیں ہو سکتی۔ حضرت (بانی سلسلہ) اس مضمون میں جماعت کو ایک نصیحت فرماتے ہیں اور باقی اقتباسات پڑھنے کا چونکہ وقت نہیں ہے میں اسی نصیحت کو پڑھ کر آپ کو سمجھا کر اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں ہوتا وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے" اب آپ کو میں نے پہلے شروع میں ہی بتایا تھا کہ سارے نظام جماعت پر، دنیا کے مختلف ملکوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے میں یقین کے ساتھ آپ کو بتاتا ہوں کہ دلوں کی سختی نے فساد برپا کر رکھا ہے، گھر اجاڑ دیئے ہیں جماعتیں برباد کر دی ہیں۔ جن جماعتوں میں بھی ایسے چند پتھر دل لوگ آ گئے انہوں نے سارا نظام جماعت کا ستیاناس کر دیا۔ بعض سالہا سال سے سنبھلتے ہی نہیں کیونکہ ان میں چند لوگ سخت دل ہیں اور اس کے نتیجے میں بعض دفعہ ان کی امارتیں ختم کرنی پڑیں۔ ان کے ووٹ دے کر اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرنے کا حق بھی لے لیا گیا۔ مربی مقرر کئے گئے، دوسرے بھیجے گئے، مجال ہے جو ٹس سے مس ہوں کیونکہ سخت دل ہر فاسق سے بدتر ہوتا ہے۔ ان کے دلوں کی سختی نے تفرقہ ڈال دیا ہے۔ اور یہی حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں وہ جو صلح پر راضی نہیں ہوتا وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

"تم اپنی نفانسیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔" پھر فرماتے ہیں۔ "نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔" قریب کے تعلق میں میں نے آپ کو سمجھایا تھا کہ

باقی صفحہ 7 پر

مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے برادر نسبتی مکرم منیر احمد صاحب بٹ ابن مکرم ڈاکٹر خیرالدین صاحب بٹ دارالصدر شمالی ربوہ 8- نومبر 1997ء کو دل کے دورہ کے باعث وفات پا گئے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کا خود ہی حامی و مددگار اور متکفل ہو۔

○ مکرم صوفی بشیر احمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ جو مکرم حکیم غلام حسن صاحب سابق لائبریرین کے بڑے بیٹے تھے مختصر علالت کے بعد مورخہ 97-10-7 بروز منگل وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس نے پڑھایا۔ آپ کی عمر 71 سال تھی۔ بوجہ موصی ہونے کے بعد آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم پیر نصیر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ مکرم صوفی صاحب کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم شیخ عبدالحکیم صاحب نوشہرہ ڈاک بنگلہ والے مورخہ 8- اکتوبر 1997ء بعمر 85 سال قضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان نوشہرہ میں ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم عامر مسعود احمد صاحب ابن قاضی داؤد احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی عطا کی ہے بیٹی کا نام ایشتاح مشعال تجویز ہوا ہے عزیزی ایشتاح مشعال قاضی مسعود احمد (وفات یافتہ) آف نیلا گنبد کی پڑپوتی اور میاں عبدالمجید صاحب آف نیلا گنبد کی پڑنواسی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادم دین اور صالح بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ امتہ العزیز اہلیہ عبدالحق ناصر صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کے پوتے راول حسن ناصر ابن ندیم الحق ناصر نے سوا پانچ سال کی عمر میں کلام الٰہی ختم کیا ہے۔ بچہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ اس کے نیک لائق، خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

20 اخاء 1376 ہش — 20 اکتوبر 1997ء

نفسانیت کی فربہی سے بچیں

کیا ہماری زندگی میں ایک انقلاب آگیا ہے۔ کیا ہم ویسے بن گئے ہیں جیسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہمیں بنانا چاہتے تھے۔ کہ ہم بن جائیں کیا ہم نے اپنی زندگی پر ایک موت وارد کرلی ہے۔ ایسی موت جس کے بعد خدا تعالیٰ ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے۔ وہ زندگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بسر کی جاتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے سعادت مند ہیں اور ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ آخر ہم احمدی کیوں ہیں اور کس طرح ہم حقیقی طور پر احمدی بن سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ چاہتے تھے کہ ہم ہر قسم کی برائی کو چھوڑ کر ہر قسم کی نیکی کو اختیار کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اور معاشرے میں ایک دوسرے کے متعلق اچھے خیالات رکھتے ہوئے ایک دوسرے کی مدد کریں کسی سے ناراض نہ ہوں اگر ناراض ہونے کا موقع آبھی جائے تو جلد صلح کرلیں اگر کوئی ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے۔ تو ہم اس کو معاف کردیں۔ اور تہہ دل سے معاف کریں۔ اس طرح معاف کریں کہ شکایت کا کوئی شائبہ بھی دل میں باقی نہ رہے۔ حقیقی بھائیوں کی طرح رہنے سہنے لگیں۔ حضرت صاحب نے اپنی جماعت کو اس بات کی تلقین فرمائی کہ جو شخص بھی اپنے بھائی سے صلح پر راضی نہیں ہوتا وہ کاٹا جائے گا۔ اور صلح پر راضی نہ ہونے کو آپ نے تفرقہ ڈالنے سے تعبیر کیا ہے۔ تفرقہ ڈالنا کتنی بری بات ہے۔ تفرقہ ڈالنے ہی کی طرح کسی بھائی سے صلح پر راضی نہ ہوجانا اسی طرح کی بری بات ہے۔ نفسانیت انسان کو ہمہ وقت اپنے متعلق سوچنے اور اپنا فائدہ کرنے کی طرف راغب کرتی ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے سے بھی نہیں روکتی۔ اور جیسا کہ ہم خوب سمجھ سکتے ہیں ہر وہ شخص جو اس طرح کی نفسانیت کا اظہار کرے وہ معاشرے میں رہنے کے قابل نہیں۔ اس لئے کہ وہ معاشرے کو غلط راہوں پر چلاتا ہے ان میں تفرقہ ڈالتا ہے۔ ان میں باہم ناراضگیاں پیدا کرکے ایک دوسرے سے الگ کردیتا ہے۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو سچا اور بالکل سچا سمجھتے ہوئے دوسروں پر برس پڑتے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب نے ہمیں یہ تلقین فرمائی ہے کہ اگر ہم سچے بھی ہوں تو باہمی ناراضگیاں دور کرنے کے لئے اور تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کریں یہ کہہ کر کہ چلو ہم ہی جھوٹے سہی ناراضگی دور کردیں۔ اور محبت کا راستہ صاف کردیں۔ جب تک انسان صرف اور صرف اپنے متعلق سوچنا نہ چھوڑدے اس وقت تک دوسروں کا اسے خیال بھی نہیں آسکتا۔ دوسروں کی کوئی ہمدردی بھی نہیں کرسکتا۔ اور معاشرے کو کسی طرح فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ انسان کی نفسانیت اسے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ دوسروں کو حقیر سمجھے اور اس کے اپنے دل میں تکبر پیدا ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اور ہر وہ دل جس میں تکبر ہو دوسرے انسانوں کو نہ صرف برابر نہیں سمجھتا بلکہ اپنے آپ سے بہت کمتر سمجھتا ہوا انہیں حقارت سے دیکھتا ہے۔ اور جب کوئی شخص دوسروں کو حقارت سے دیکھے گا تو یقیناً اس کے دل میں ہمدردی کا جذبہ بھی پیدا نہیں ہوگا اور محبت تو یقیناً پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ ان ساری باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے جو کچھ کہا ہے یہ سب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ارشاد کو پیش رکھتے ہوئے آپ کی ایک ایک بات کو لے کر آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اب ہم وہ ارشاد آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس پر ہم نے اپنی ان باتوں کی بنیاد رکھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑدو۔ اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑدو۔ کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا"۔

یہ جو فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں ہوتا وہ شریر ہے یہ ہمارے لئے ایک طرح کی مشعل راہ ثابت ہونی چاہئے اس لئے کہ کوئی سنجیدہ شخص اپنے آپ کو شریر کہلانا پسند نہیں کرتا۔ اور اگر ہمیں پتہ چل جائے کہ صلح پر راضی نہ ہونے والا شخص شریر ہوتا ہے تو یقیناً ہمارے دل میں یہ جزبہ پیدا ہوگا کہ ہمیں فوری طور پر صلح پر راضی ہوجانا چاہئے۔ اور صلح پر راضی نہ ہونے سے نہ صرف یہ کہ انسان شریر کہلائے گا۔ بلکہ وہ دوسروں سے کاٹا جائے گا۔ الگ ہوجائے گا۔ جس بھائی سے وہ صلح پر راضی نہیں اس کے ساتھ اس کے تعلقات منقطع ہوجائیں گے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب ایک کے ساتھ تعلقات منقطع ہوتے ہیں تو کئی دوسرے لوگ بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ ایک اور بات جو اس ارشاد میں آپ نے فرمائی ہے وہ بخشے جانے کے متعلق ہے۔ ہم ہمیشہ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم بخشے جائیں۔ اور عام طور پر ہم اپنے وفات یافتگان کے لئے ہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخشے زندگی میں گناہ کس طرح بخشے جاسکتے ہیں اس کا طریق حضرت صاحب نے یہ بیان فرمایا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ ایسا کرنے سے دل میں انکسار بھی پیدا ہوگا اور دوسروں کی اہمیت بھی سامنے آئے گی اور انسان تکبر سے بچ جائے گا۔ لیکن اگر اپنے آپ کو سچا سمجھتا ہوا انسان متکبر ہوجائے تو اس کا سچ بھی کوئی فائدہ نہیں دے گا اور اس کا رویہ بھی سب لوگوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ پس اگر ہم بخشے جانا چاہتے ہیں تو ہمیں سچا ہونے کے باوجود جھوٹے کی طرح تذلل کرنا چاہئے۔ ہمیں سچ کی وجہ سے اپنے اندر تکبر کا کوئی شائبہ پیدا نہیں ہونے دینا چاہئے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ انسان کی بڑائی انکسار میں ہے نہ کہ تکبر میں۔

پس یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ان پر غور کرتے ہوئے ہمیں اپنی زندگی میں ایک پورا انقلاب لانا چاہئے۔ ہر بدی کو چھوڑ کر ہر نیکی اختیار کرنے پر ہمیں ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔ جب تک ہماری زندگی پر یہ انقلاب نہ آوے کہا جاسکتا ہے کہ ہم میں ایسی فربہی یعنی موٹاپن پایا جاتا ہے کہ جس دروازے کے لئے ہم بلائے گئے ہیں اس میں ہم داخل نہیں ہوسکتے۔ بلائے جائیں اور داخل نہ ہوسکیں تو بلائے جانے سے ہمیں کیا فائدہ ہوسکتا ہے اصل مقصد تو اس دروازے سے داخل ہونا ہے۔ اور داخل ہونے کے لئے یہ دیکھنا ہے کہ ہم اتنے فربہ نہ ہوں کہ اس میں داخل ہی نہ ہوسکیں۔ پس آپ نے یہ فرمایا ہے کہ نفسانیت کی فربہی چھوڑدو۔ منکسر المزاج بن جاؤ۔ دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو دوسروں کو اچھے سمجھو اور ان کی ہر طرح مدد کرنے کے لئے تیار رہو۔ اگر کبھی ناراضگی کا کوئی موقعہ آبھی جائے تو اس ناراضگی کو فوری طور پر دور کرلو۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ناراضگی کا کبھی موقع ہی نہ آئے۔ انسانی فطرت کمزور ہے اور کسی نہ کسی بات پر ناراض ہوسکتی ہے۔ لیکن اس ناراضگی کو طول دینا نہایت مضر ہے۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق جلد صلح کرلینی چاہئے۔ غلط فہمیوں کو دور کرنا اور جلد صلح کرنا اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرنا اپنی فربہی کو کم کرنے والی بات ہے۔ ہمیں اپنی فربہی کو کم کرنا چاہئے تاکہ جس دروازے میں داخل ہونے کے لئے ہمیں بلایا گیا ہے ہم آسانی سے اس دروازے میں داخل ہوسکیں۔ لیکن یہ سب کچھ صرف خدا تعالیٰ کی مدد سے ہوسکتا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں کہ وہ ہمیں اس دروازے میں داخل ہونے کے قابل بنائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

زندگی کو سوال تو نہ بنا
سلسلہ یہ تو ہے جوابوں کا
اک سفر سے ہے واسطہ تجھ کو
ہر قدم پر ہے ایک موڑ نیا
آئے آواز تو اسے سن کر
اپنی آواز اس کے ساتھ ملا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منور احمد عارف جہلمی

حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب

خاکسار کے دل میں کئی مرتبہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ محسن و مہربان ہستی حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کے اوصاف حمیدہ پر کچھ لکھوں۔ لیکن ہر بار اپنی کم علمی اور کم مائیگی آڑے آتی رہی جس کے سبب اب تک اس خواہش کی تکمیل نہیں کر سکا۔ چند روز قبل برادرم محترم عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ نے مجھے تحریک فرمائی کہ چونکہ تمہیں حضرت شاہ صاحب کا مبارک دور دیکھنا نصیب ہوا ہے' لہٰذا ان کے بارہ میں بھی کچھ لکھوں۔ خان صاحب موصوف کے اس ارشاد کو سن کر میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی سوجھ بوجھ عطا فرمائی ہے اور حضرت شاہ صاحب کے جو اوصاف واقعات مجھے یاد ہیں ضرور لکھوں گا۔ سو آج سطور ہذا رقم کرنے بیٹھ گیا ہوں۔

حضرت شاہ صاحب ممدوح حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب متوطن کلر سیداں ضلع راولپنڈی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند ارجمند تھے۔ اور ہمارے موجودہ امام ہمام الرابع کے حقیقی ماموں جان تھے۔ آپ بہت نیک و صالح اور فرشتہ سیرت انسان تھے' حسن و جمال کے پیکر تھے۔ چال نہایت پروقار تھی۔ زمین پر آہستہ آہستہ قدم رکھتے تھے۔ چلتے وقت آپ کی نظریں ہمیشہ نیچی رہتی تھیں۔ جسامت اور قدو قامت میں یکسانیت پائی جاتی تھی۔ آپ اوائل عمر میں ہی نظام وصیت سے منسلک ہو گئے تھے اور بفضل خدا اس وقت آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپ کو کلام الٰہی حفظ کرنے کی سعادت بھی حاصل تھی۔ چنیوٹ کے غیر از جماعت احباب بھی آپ کا بہت ادب کرتے تھے میں نے بعض اوقات دیکھا کہ جب حضرت شاہ صاحب اپنی رہائش گاہ سے پیدل سکول جا رہے ہوتے تھے اور مخالف سمت سے کوئی آدمی آ رہا ہوتا تو وہ احتراماً ایک جانب کھڑا ہو جاتا اور آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھتا رہتا تھا۔ جب آپ چند قدم آگے نکل جاتے تب وہ وہاں سے ہلتا تھا۔ ان دنوں آبادی تھوڑی ہوتی تھی اس حلقہ میں رہنے والے اکثر و بیشتر حضرت شاہ صاحب کو جانتے اور پہچانتے تھے۔

جب حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ مع اہل و عیال قادیان تشریف لے گئے اور حضرت بانی سلسلہ سے شرف ملاقات حاصل کیا تو حضرت صاحب ہر بڑے چھوٹے فرد کے اخلاق و اطوار اور اعلیٰ دینی اقدار کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ "یہ بہشتی کنبہ ہے" حضرت صاحب کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت رکھ دی ہے کہ اس خاندان کے سبھی افراد آج بھی اسی جذبہ اخلاص سے سرشار ہیں۔ جب خندہ پیشانی سے کسی کے ساتھ شیریں گفتگو کرتے ہیں تو انکا دل موہ لیتے ہیں۔

ٹی آئی ہائی سکول قادیان میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہونے سے قبل آپ نیروبی (مشرقی افریقہ) میں مقیم تھے اور وہاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جب یہ سکول چنیوٹ منتقل ہوا تو یہاں بھی آپ ہی ہیڈ ماسٹر رہے۔ ہیڈ ماسٹر مقرر ہونے کے بعد اپ نے سکول کے تعلیمی معیار کو بہت بلند کیا حتیٰ کہ 1952ء میں اس سکول کے ایک ہونہار طالب علم منور احمد صاحب آف چونڈہ یونیورسٹی بھر میں اول آئے تھے۔ جو مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (امریکہ میں راہ مولیٰ میں جان دینے والے) کے برادر حقیقی تھے۔ سکول میں اچھی پڑھائی ہونے کی وجہ سے چنیوٹ شہر کے اور دوسرے اضلاع کے غیر از جماعت طلباء بھی کافی تعداد میں پڑھتے تھے۔

آپ کے حسن انتظام میں کسی طرح کی غیر ضروری سختی کا عنصر نہیں پایا جاتا تھا۔ انداز کار نہایت مشفقانہ اور مربیانہ تھا۔ طلباء کے ذہنوں کو دینی دنیاوی تعلیم سے مزین کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔ خاکسار اب چیدہ چیدہ حالات و واقعات بیان کرتا ہے۔

جب صبح اسمبلی میں تشریف لاتے تو تمام طلباء خاموش ہو جاتے تھے۔ اگر پچھلی قطار سے کوئی آواز سنائی دیتی تو آپ صرف اتنا فرماتے تھے۔ "بچو! اسمبلی میں باتیں نہیں کیا کرتے" جس پر فوراً خاموشی چھا جاتی تھی۔

اسمبلی شروع ہوتی تو سب سے پہلے کوئی طالب علم خوش الحانی سے کلام الٰہی کا کچھ حصہ پڑھتا۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب خود ایک دو احادیث بیان فرماتے تھے۔ بعدہ کوئی لڑکا ترنم سے نظم سناتا تھا۔

اسمبلی کے بعد کلاسوں میں جانے سے پہلے صفائی کے لئے پانچ منٹ مختص ہوتے تھے۔ کہ برآمدوں اور گراؤنڈ میں کوئی درخت کا پتا۔ کاغذ کا پرزہ یا اینٹ پتھر کا روڑہ گرا پڑا نظر آئے اسے اٹھا لیا جائے۔ سینکڑوں کی تعداد میں طلباء ان پانچ منٹوں میں برآمدوں اور گراؤنڈ کی ایسی صفائی کر دیتے تھے جیسے مکڑی دیکھتے دیکھتے کھڑی فصلوں کا صفایا کر جاتی ہے۔

آپ کلاسوں کا گاہے گاہے راؤنڈ بھی فرماتے رہتے تھے۔ کلاس روم کے باہر کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر جائزہ لیتے رہتے تھے کہ اساتذہ کیسے تعلیم دے رہے ہیں اور لڑکے کتنی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اگر کوئی کمی دیکھتے تو اپنے دفتر میں بلا کر نرمی سے سمجھا دیتے تھے۔ میں نے سوا چار سال کے عرصہ میں حضرت شاہ صاحب کو صرف ایک لڑکے کو سزا دیتے دیکھا ہے۔ وہ بھی اس کی بدتمیزی کی وجہ سے دی گئی تھی ورنہ آپ بہت رحمدل اور پیار کرنیوالے وجود تھے۔

آپ کبھی بھی اے لڑکے! یا او لڑکو! کہہ کر مخاطب نہیں ہوتے تھے بلکہ اے بچے! یا اے بچو! کہہ کر مخاطب ہوتے تھے۔ کیونکہ بچے کے لفظ میں پیار کا عنصر پایا جاتا ہے۔ سکول کے ہر طالب علم کو کلام الٰہی کا کچھ کچھ حصہ حفظ کرنے کو دیا جاتا تھا جو باقاعدہ اس سے سنا جاتا تھا اس طرح قلیل سے وقت میں بیک وقت سارے کلام الٰہی کا دور مکمل ہو جاتا تھا۔

آپ وقتاً فوقتاً بزرگان سلسلہ کو مدعو فرما کر ان سے تقریر کرواتے رہتے تھے تاکہ طلباء کی دینی حالت میں سدھار اور معلومات عامہ میں اضافہ ہوتا رہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے تقریر فرمائی تھی اور ایک مرتبہ حضرت شیخ مبارک احمد صاحب نے بڑے پیارے انداز میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔

بورڈنگ ہاؤس کے ٹیوٹر صاحبان کو حضرت شاہ صاحب نے ہدایت فرما رکھی تھی کہ مہینے میں ایک دو مرتبہ بورڈران کو کونین کھلاتے رہا کریں تاکہ ملیریا سے بچے رہیں۔ ان دنوں پیلے رنگ کی کونین کا استعمال ہوتا تھا۔ وہ اتنی کڑوی ہوتی تھی کہ زبان کے علاوہ حلق کو بھی بتاتی جاتی تھی کہ میں یہاں سے گزر رہی ہوں۔ بعض لڑکے اس کی کڑواہٹ سے بچنے کی خاطر گولی منہ میں ڈالنے کی بجائے آنکھ بچا کر جیب میں ڈال لیتے تھے۔ جب ٹیوٹر صاحبان کو لڑکوں کی اس حکمت عملی کا پتہ چلتا تو لڑکوں کا منہ کھلوا کر خود ان کے منہ میں گولی ڈالتے تھے تاکہ جیب کی بجائے سیدھی حلق میں چلی جائے اور اسے ادھر ادھر بھٹکنے کا موقع ہی نہ ملے۔

بچوں کو کم عمری میں کھیل تماشہ دیکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب نے والدین سے بچھڑے ہوئے ہم پردیسی بچوں کا دل خوش کرنے کے لئے مسمریزم جاننے والے ایک آدمی کو بلوایا جس نے سکول کے ہال کمرہ کی چھت پر عشاء کے بعد دلچسپ عمل دکھائے تھے۔ جب ہاتھ کی صفائی سے کوئی حیران کن عمل دکھاتا تو خوب قہقہے لگتے تھے۔ حضرت شاہ صاحب بھی بہ نفس نفیس اس مجلس میں موجود تھے میں آپ کے قریب ہی بیٹھا تھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت شاہ صاحب محظوظ ہو کر مسکرا دیتے تھے زیادہ زور سے نہیں ہنستے تھے۔ بہرحال وہ بھی بڑا پر رونق اور انوکھا زمانہ تھا۔ دل تو یہی کہتا ہے کہ۔

"گھڑی بھر کے لئے اے کاش وہ گھڑیاں پلٹ آئیں"

آپ جمعہ ادا کرنے کی خاطر جب چنیوٹ سے ربوہ تشریف لاتے تھے تو تانگے پر سوار ہو کر آتے تھے۔ اگلی نشست پر اہل و عیال کو بٹھاتے تھے اور پچھلی نشست پر خود بیٹھتے تھے۔ جب پیدل آنے والے طلباء کی ٹولیوں کے پاس سے گذرتے تو ہم بڑے ادب سے سلام عرض کرتے جس پر بڑی عمدگی سے ہمارے سلام کا جواب عنایت فرماتے تھے۔

جب میرے والد صاحب (مکرم میاں سلطان بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ کلر کہار) مجھے 13 ستمبر 1948ء کو ہائی سکول میں داخل کروانے آئے تھے اور ہم حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ ہم گاؤں میں رہنے والے غریبوں سے جس شفقت اور خلوص و محبت سے ملے تھے۔ آج تک وہ نقشہ میرے ذہن میں محفوظ ہے۔ جب یاد کرتا ہوں تو بخدا میری آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔ تب میں آپکی بلندی درجات کے لئے دعاؤں میں لگ جاتا ہوں۔ پہلی ملاقات کے دوران مجھے آپ نے فرمایا تھا کہ بچے! تمہیں کوئی تکلیف پیش آئے تو مجھے بلا جھجک آکر بتا دینا۔ ادھر میرے والد صاحب کو تسلی دلاتے ہوئے فرمایا کہ آپ بچے کا کوئی فکر نہ کریں ہم اس کا ہر طرح خیال رکھیں گے۔

اگرچہ خاکسار قبل ازیں 96-12-5 کے الفضل میں حضرت شاہ صاحب کے ایک عظیم احسان کا ذکر کر چکا ہے۔ لیکن مختصر طور پر یہاں بھی کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ خاکسار ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا کہ دسمبر 1950ء میں بورڈنگ ہاؤس میں بری طرح میری ٹانگ جل گئی حتیٰ کہ میرے بچنے کی بھی کوئی امید نہ تھی اس پر حضرت شاہ صاحب نے ربوہ میں بڑی ہمدردی سے میرا علاج کروایا تھا۔ بعدہ ساتویں جماعت کا امتحان لئے بغیر مجھے آٹھویں جماعت میں بٹھا دیا تھا۔ ممکن تھا کہ فیل ہو جانے کی صورت میں خاکسار پڑھائی ترک کر دیتا اور میرا مستقبل تاریک ہو جاتا۔ حضرت شاہ صاحب کی دور اندیشی کے سبب میری تعلیم جاری رہی۔ 1954ء میں خاکسار نے میٹرک کر لیا تھا۔ پھر اسی سال 1954ء تا 1995ء اکتالیس سال مرکزی دفاتر میں کام کرنے کی توفیق و سعادت حاصل ہو گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس محسن ہستی کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے خاندان کے سبھی افراد پر ہمیشہ ہمیشہ اپنے فضلوں کی بارشیں نازل فرماتا رہے۔ آمین۔ درج ذیل دعائیہ شعر پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

○○○

ایک اچھی بات

اچھی باتوں کے پھیلنے سے معاشرے میں بہتری آتی ہے۔ آپ جو بھی اچھی بات سنیں یا جو اچھی بات آپ کے دل میں آئے اس کا دوسروں سے ضرور ذکر کریں۔ یہ بھی اچھائی کو پھیلانے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے کہ انسان گناہ اور مصیبت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راست باز اور صادق ٹھہر جاوے۔ لیکن یہ نعمت نہ نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے اور نہ نری دعا سے۔ بلکہ یہ دعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ شخص گناہ کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے استغنا ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زور بازو سے نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد

اچھی مائیں

(محترمہ حضرت ام ناصر صاحبہ)

آہ جن کی پل بھر کی جدائی میرے لئے ناقابل برداشت ہوتی تھی۔ آج وہ مجھے تنہا چھوڑ گئیں۔ میری محبوب ترین ہستی یعنی میری امی جان نے جمعرات کی صبح کو انتہائی سکون کے ساتھ اپنی جان کو مولائے حقیقی کے قدموں پر رکھ دیا۔ میرے لئے اپنے قلبی جذبات کو الفاظ میں ادا کرنا ناممکن ہے۔ میں آپ کے اوصاف حمیدہ' قربانی' ایثار خلوص شفقت محبت' خدمت دین کا جذبہ' صبرو ہمت سادگی' کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں تاکہ احباب جماعت میں اس ذریعہ سے دعا کی تحریک ہو۔ اور اس عظیم شخصیت کو خدا تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

حضرت سیدہ ام ناصر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ آپ کا نام رشیدہ تھا۔ لیکن حضرت اماں جان حضرت امام جماعت الثانی کے نام کی نسبت سے محمودہ کہنے لگیں۔ اور آخر وقت تک اسی نام سے پکارتی رہیں۔ یہی وجہ تھی کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ میں سب آپ کا نام محمودہ ہی جانتے تھے۔ چونکہ آپ حضرت اماں جان کے بعد گھر میں سب سے بڑی تھیں۔ اس لئے آپ کو نام سے کوئی نہیں پکارتا تھا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کے احترام کی خاطر کبھی نام لے کر نہیں پکارا بلکہ "ناصر کی اماں" کہتے تھے۔ میں چونکہ بچپن سے آپ کے ساتھ رہا۔ اس لئے آپ کے قرب سے میں نے بہت فائدے اٹھائے۔ نصیحتیں حاصل کیں۔ دعائیں لیں۔ اسی وجہ سے جب کبھی فرصت کے لمحات ملتے تو آپ انتہائی دلچسپی سے پرانے واقعات سناتی تھیں۔ ایک دفعہ مجھے سنایا کہ حضرت اماں جان نے مجھے فرمایا تھا کہ آج سے تمہارا نام رشیدہ نہیں محمودہ ہے۔ اس کے بعد سے آپ محمودہ ہی رہیں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آخرت میں مقام بھی آپ کو نام کی نسبت سے ہی عطا کرے۔ آمین

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جب پہلی بار قادیان تشریف لائے۔ تو آپ ان کے ہمراہ تھیں۔ آپ کی عمر تقریباً نو یا دس سال کی تھی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی رہائش کا انتظام حضرت بانی سلسلہ نے مکان کے مردانہ حصہ میں کیا تھا۔ امی جان اپنی والدہ کے ساتھ زنانہ حصہ میں تھیں۔ اور سناتی تھیں کہ جب میں نے حضرت بانی سلسلہ کو دیکھا تو مجھ پر اس قدر اثر پڑا کہ میں آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکی۔ نو دس سال کی عمر کھیلنے کودنے کی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ باوجود اجنبی ہونے کے جلد ہی اہل خانہ سے گھل مل گئیں۔ آپ سناتی تھیں کہ حضرت اماں جان نے مجھے باورچی خانہ میں بٹھا دیا اور دودھ کا ایک گلاس اور ایک رس دیا اور اکثر ایسا ہوتا کہ باورچی خانہ میں آپ کو پیڑی ملتی۔ اس کے بعد

الفضل 7- اگست 1958ء

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت امام جماعت الثانی و دیگر افراد سے مل کر کھیلنا شروع کیا۔ جتنے دن آپ قادیان میں رہیں وہ دن بڑی ہنسی خوشی سے گزارے' جب دوبارہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب قادیان تشریف لائے۔ تو حضرت بانی سلسلہ کی نظر انتخاب نے اپنی پہلی بہو کے طور پر آپ کو چن لیا۔ اور آپ نے ڈاکٹر صاحب کو بلایا اور اپنی خواہش کا اظہار فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب کے لئے یہ بہت اعزاز تھا کہ ان کی بیٹی حضرت بانی سلسلہ کی اپنی خواہش پر ان کے بیٹے کے عقد میں آئے اس لئے آپ نے فرمایا۔ جس طرح آپ کی مرضی ہو مجھے بالکل انکار کی گنجائش نہیں دوسرے رشتہ داروں نے مخالفت کی وہ گدی نشین اور روٴسا میں سے تھے احمدیت کے شدید مخالف تھے اور کسی دوسرے خاندان کو خاطر میں نہ لاتے تھے لیکن ان کی مخالفت کے باوجود حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنی بیٹی حضرت بانی سلسلہ کے قدموں میں لا ڈالی۔ اس طرح 1903ء میں آپ کی شادی حضرت امام جماعت الثانی سے قرار پائی۔ آپ اکثر سنایا کرتی تھیں کہ جب میں بیاہ کر قادیان آئی تو حضرت بانی سلسلہ سیڑھیوں میں کھڑے تھے۔ آپ نے انتہائی شفقت اور پیار سے مجھے گلے لگایا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے کمرہ میں بھجوا دیا۔

حضرت امی جان کو حضرت بانی سلسلہ سے انتہائی اخلاص و عقیدت تھی۔ آپ سناتی تھیں کہ جب میری شادی ہوئی۔ اس وقت گیارہ سال کی تھی۔ مگر میرا ہر وقت دل چاہتا تھا کہ حضرت صاحب کے پاس رہوں میں اکثر آپ کے پاس جاتی اور آپ کی ٹانگیں دباتی اور بسا اوقات دباتے دباتے سو جاتی تو حضرت صاحب فرماتے اٹھو تمہیں نیند آگئی ہے۔ جا کر سو رہو آپ کہتیں کہ میں اس خیال سے کہ میں سو گئی ہوں۔ سخت شرمندہ ہوتی اور مجھے نیند نہیں آئی کہہ کر دوبارہ دبانا شروع کر دیتی۔ مگر حضرت صاحب پھر اصرار سے مجھے اٹھا کر واپس بھجوا دیتے آپ کو ایک بات کا انتہائی رنج تھا جس کا بار بار تذکرہ کرتیں' کہنے لگیں مجھے جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی حضرت بانی سلسلہ کے پاس جاتی اور کہتی مجھے اتنے پیسے چاہئیں۔ آپ سے بڑی بے تکلفی سے مانگتی تھی۔ حضرت فوراً دے دیتے تھے اور اکثر اوقات خود بلا کر بھی دے دیتے۔ بیحد خیال رکھا کرتے تھے آپ فرماتی تھیں کہ اگر میں وہ روپے جمع کر لیتی تو میں اور میری اولاد اس تبرک سے برکتیں حاصل کرتی۔ حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں آپ کے ہاں سب سے پہلے لڑکے نصیر احمد پیدا ہوئے۔ جس کی حضرت صاحب کو انتہائی مسرت ہوئی اور آپ نے اپنی پگڑی اور قمیص دی کہ اس کے کپڑے بنواؤ۔ جو آپ نے آخری وقت تک سنبھال کر احتیاط سے اپنے بکس میں رکھے ہوئے تھے اس طرح حضرت بانی سلسلہ کا یہ تبرک براہ راست آپ سے آپ کی اولاد میں منتقل ہو گیا۔ آپ میں انتہائی قربانی اور ایثار کا جذبہ تھا۔ جب حضرت بانی سلسلہ کی وفات ہوئی اور جماعت میں بعض لوگوں کا خیال اس طرف ہو گیا کہ دراصل جماعت کی نمائندگی صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے۔ امامت کی ضرورت نہیں تو حضرت امام جماعت الثانی نے ایسے خیالات کی تردید کے لئے ایک اخبار نکالنا چاہا مگر روپے کی بڑی ضرورت تھی۔ فوری کوئی انتظام نہیں ہو رہا تھا۔ جب حضرت سیدہ ام ناصر کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے اپنا زیور حضرت صاحب کو دے دیا اگر اس حقیر زیور کے بدلہ دین کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے تو حاضر ہے۔ اس زیور کو بیچ کر حضرت امام جماعت الثانی نے الفضل کا اجراء کیا جو اب تک خدا کے فضل سے جاری ہے۔ کون ہے وہ عورت جس کا دل نہیں چاہتا کہ وہ زیور نہ پہنے مگر آپ نے اپنی ذاتی خواہشات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی پونجی دین کے لئے وقف کر دی۔ 1947ء میں جب فسادات ہوئے اور ہمیں قادیان سے نقل مکانی کرنی پڑی۔ اس وقت تحریک جدید اور انجمن کی آمد پر بڑا بھاری بوجھ پڑا کیونکہ تقسیم ہند کی وجہ سے لوگ اپنی جائیدادیں وغیرہ بھارت میں چھوڑ آئے تھے۔ اس پر حضرت صاحب نے ایک خطبہ میں چندہ کی تحریک فرمائی۔ یہ واقعہ غالباً 1949ء کے آخر کا ہے۔ مجھے باوجود بچپن کے اچھی طرح یاد ہے میں نے کچھ پیسے مانگے کہ مجھے دیں تو کہنے لگیں کہ دیکھو تمہارے ابا جو مجھے جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں نے عہد کیا ہے کہ وہ سارے کا سارا سلسلہ کو دوں گی۔ اپنی ذات پر نہیں خرچ کروں گی۔ اس طرح تمام میں جماعت کو دے دیتی ہوں۔ اس کے علاوہ خدا چونکہ رازق ہے مجھے ذاتی خرچ کے لئے کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے۔ اس میں سے بھی اپنے سے زیادہ تمہارے پر خرچ کرتی ہوں۔ میرے پاس اتنے روپے کہاں سے آئے۔ آپ نے اس عہد کو اپنی زندگی کے آخری لمحات تک بخوبی نبھایا۔

میں گزشتہ ماہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کسی چندے وغیرہ کا ذکر ہوا تو آپ فرمانے لگیں میں نے اس ماہ اپنے سارے چندے جو میرے ذمہ تھے ادا کر دیئے ہیں۔ اور اب مجھے اطمینان ہوا ہے میں نے پوچھا۔ کیا تحریک جدید کے چندے کا آپ ذکر فرماتی ہیں تو کہنے لگیں نہیں وہ تو میں پہلے ہی ادا کر چکی ہوں۔ آپ بڑی سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ کسی کو تکلیف زبان یا عمل سے نہ دیتی تھیں بلکہ اس کو گناہ سمجھتی تھیں۔ بلکہ آپ کو اگر کسی کے فعل یا قول سے تکلیف یا رنج ہوتا تو اس کا اظہار کسی سے نہ کرتیں۔ میں کبھی ان کو افسردہ دیکھتا تو پوچھتا امی جان آپ کو کیا ہوا ہے کہتیں کچھ نہیں۔ جب میں ضد کرتا کہ نہیں مجھے بتائیں تو بہت اصرار کے بعد کبھی کبھار بتا دیتیں۔ مگر اس انداز سے کہ مجھے ان کے غم سے تکلیف نہ ہو۔

بیماری کے دوران میں یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں مگر پھر رک جاتیں۔ اس لئے کہ آپ کے بچوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ خود تکالیف برداشت کیں۔ غم سہے رنج اٹھائے لیکن اولاد اور رشتہ داروں کے سامنے نہ کبھی شکوہ کیا اور نہ کبھی بتلایا۔

اپنے بچوں اور غیروں سے بہت پیار کیا خلوص سے خدمت کی مگر کبھی اس کا بدلہ نہ چاہا۔ بے انتہا صابرہ و شاکرہ تھیں۔ بیماری کے دوران میں جبکہ آپ کو سخت تکلیف تھی بات کرنا دشوار تھا۔ بخار کی شدت اور سانس کی انتہائی تکلیف کا یہ عالم تھا کہ قریب بیٹھنے والے گھبرا اٹھتے تھے مگر آپ نے کبھی اف یا ہائے تک نہیں کی۔ جب موت کی کیفیت آپ پر طاری ہوئی اور سانس تیز تیز آنے لگا تو پھر بھی گھبراہٹ یا بے چینی کا ایک لفظ بھی منہ سے نکالا اور نہ ہی اعضاء کی حرکت سے یہ ظاہر ہونے دیا کہ آپ کو تکلیف ہو رہی ہے۔ انتہائی سکون سے اپنی جان اپنے رب کو سونپ دی۔ وفات کے وقت چہرہ پر نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں مسکراہٹ تھی اور یوں لگتا تھا جیسے کوئی بچہ ہنستے ہنستے گہری نیند سو گیا ہے۔ جس نے بھی دیکھا اسے یہ گمان نہ گزرتا تھا کہ یہ نعش پڑی ہے بلکہ جیسے کوئی انتہائی خوشی حاصل کرنے کے بعد اطمینان سے سو رہا ہو۔ یہ کیفیت تھی جیسے مسکرا کر دنیا والوں کو کہہ رہی ہیں کہ تم کہاں رہتے ہو اصل سکون تو بہشت میں ہے۔

جس وقت آپ کی وفات کا وقت آیا اس وقت چند بدلیاں مری کی فضاء میں آنکلیں اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی جو خدا کی رحمت کی بارش کر رہی تھیں۔

ہمت کا یہ عالم تھا کہ باوجود بیماری کے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ میں حیران ہوا کرتا تھا اتنی عمر ہے۔ بیمار ہیں میں تو شاید جوانی میں بھی نہ کر سکوں اور وہ خوشی سے اور سلیقے انداز سے کام کرتی چلی جاتیں۔ کبھی گھر کی صفائی ہو رہی ہو اور کوئی بوجھل چیز ہو تو خود اٹھانے کی کوشش کرتیں۔ میں کہتا امی جان مجھ سے تو اٹھتا نہیں آپ خواہ مخواہ اٹھا رہی ہیں۔ مگر ہر دفعہ بشاشت سے کہہ دیتیں۔ اچھا اگر تم سے بھی اٹھتا نہیں تو رہنے دیتی ہوں۔

جس دن مری میں بیماری کا حملہ ہوا ہے آپ بازار میں پیدل چل کر سیر کرنے گئیں۔ پہاڑ پر چڑھنے کی وجہ سے تھکان محسوس ہوئی۔ میں نے کہا امی جان ٹھہریں رکشا لا دوں کہنے لگیں نہیں ابھی مجھ میں ہمت ہے جب نہیں رہے گی تو لا دینا۔ میں جانتا تھا کہ چڑھائی بہت ہے۔ شروع شروع میں ایک جوان آدمی بھی جب پہاڑ پر آئے تو تھکان محسوس کرتا ہے۔ میں نے آخر کہا کہ میں ابھی آیا اور دوڑ کر رکشا لے آیا۔ کہنے لگیں میں نے کب کہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ تو میں لے آیا ہوں اور آپ کو اس میں بیٹھنا پڑے گا۔ چونکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اس لئے میری ضد اکثر کام آجایا کرتی تھی۔ آپ آخر چار و ناچار بیٹھ گئیں۔ گھر آکر کہنے لگیں (جمعہ کا روز تھا) کہ جمعہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسرڈاکٹرپرویزپروازی

خالہ سکینہ سیفی

ابھی دو چار ہفتے کی بات ہے کہ قبلہ محترم نسیم سیفی صاحب سے لندن میں ٹیلی فون پر بات ہوئی۔ آپ نے یہ تو بتایا کہ خالہ سکینہ سیفی کی طبیعت خراب ہے اور وہ کراچی میں بچوں کے پاس رہ گئی ہیں مگر یہ اندازہ نہیں تھا کہ ان کی یہ بیماری مرض الموت ہے۔ مرنا تو ہر ایک کو ہے جلد یا بدیر آگے یا پیچھے سب کو اسی منزل کی طرف جانا ہے مگر سیفی صاحب تو بالکل ہی اکیلے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل ارزانی فرمائے۔ آمین

ہم قادیان کے زمانے سے خالہ سکینہ سیفی کے پیار اور محبت کے مورد رہے۔ ہمسائیگی اور پھر قادیان کی ہمسائیگی؟ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے کہ قادیان کے رہنے والوں کے اندر ہمسایوں کا کتنا پیار تھا اور ان کے حقوق کا کتنا تحفظ اور تعلق کا کتنا لحاظ تھا۔ ہمیں یاد ہے محلے بھر کے بچے 'اپنے پڑوسیوں کا کتنا احترام کیا کرتے تھے۔ اس بات کا تو سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا کہ کوئی بچہ کسی بڑے کے سامنے بدتمیزی کرے یا اس کے سامنے ننگے سر ہی آجائے۔ ادب آداب کا لحاظ اور مروت بچوں کی گھٹی میں ڈالی جاتی تھی۔ سیفی صاحب اور خالہ سکینہ سیفی دونوں ہی ہماری پھوپھی جی بیگم جی بیگم حضرت مولوی غلام نبی مصری کے شاگرد تھے۔ دونوں ہی انہیں ماسی جی کہا کرتے تھے۔ خالہ سکینہ کا ہماری امی سے بھی بہت تعلق تھا شاید اس لئے کہ ہماری امی باہر سے بیاہ کر قادیان آئی تھیں اور خالہ سکینہ اسی ماحول کی پلی بڑھی ہوئی تھیں۔ ہماری امی کے پاس ان کا بہت اٹھنا بیٹھنا تھا۔ پھر ظفر اقبال ان کا بڑا بیٹا ہمارا ہم عصر ہے۔ اس لئے بھی خالہ سکینہ ہمارے ساتھ بہت پیار کرتی تھیں۔ ہمیں یاد ہے ربوہ میں بھی سیفی صاحب افریقہ سے واپس تشریف لائے تو ہمارے ہمسائے میں ہماری ہی گلی میں آکر بسے۔ خالہ سکینہ اسی محبت سے ملیں جس محبت سے قادیان میں پیش آتی تھیں۔ راستے میں بھی آمنا سامنا ہو جاتا تو محبت سے سلام کرتیں اور دعائیں دیتیں۔

قادیان سے ہی ہم نے میاں بیوی کے مثالی پیار کا تذکرہ سننا شروع کیا۔ پھر خود ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ خالہ سکینہ روٹی پکا رہی ہیں اور سیفی صاحب چولہے کے پاس ہی ایک پیڑھی یا چوکی پر بیٹھے ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ سکینہ کی پکائی ہوئی روٹی میں مزا ہی اور ہے۔ ہم نے ایک بار ان کے گھر کھانا اسی حالت میں کھایا کہ خالہ سکینہ پکا رہی تھیں اور ہم دونوں یعنی ہم اور ظفر اقبال کھا رہے تھے۔ پھوپھی جی اللہ بخشے فرمایا کرتی تھی کہ نور محمد (سیفی صاحب) کو تو سکینہ کے علاوہ اور کسی کے ہاتھ کا کھانا پچتا ہی نہیں۔ خدا معلوم افریقہ میں جب سکینہ ساتھ نہیں ہو گی کیا کرتا ہو گا؟ بات محض کھانے کی نہیں تھی ایک دوسرے کے ساتھ پیار کی تھی۔ خالہ سکینہ کو سیفی صاحب کے ساتھ بہت محبت تھی اور اس کا اظہار ان کے اس سلوک سے ہوتا تھا جو وہ اپنے شوہر کے ساتھ روا رکھتی تھیں۔ کیا مجال ہے کہ سیفی صاحب کے کپڑے استری شدہ نہ ہوں یا ان کی شیروانی کا یا قمیص کا کوئی بٹن ٹوٹا ہوا ہو۔ سیفی صاحب کو انہوں نے سلسلہ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت کے لئے فارغ کر رکھا تھا۔

لجنہ کے اجلاسوں میں باقاعدہ تشریف لاتی تھیں۔ یہاں ربوہ میں تو اپنے محلہ کی لجنہ کی صدر رہیں۔ ہماری خالہ فتح بیگم گاؤں سے آئی تھیں۔ ان کو محبت کے ساتھ پوری دلجوئی کے ساتھ اجلاسوں میں بلاتیں ان کا خیال رکھتیں۔ ان کے ساتھ اسی طرح محبت سے پیش آتیں جس طرح قادیان میں ہماری امی سے پیش آتی تھیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں انہیں لجنہ کے جلسوں کا عادی بنا لیا اور پھر تو یوں بھی ہوا کہ لجنہ کے اجلاس میں ہماری خالہ سب سے پہلے پہنچتیں۔ پہلے پہلے یہ اجلاس ہمارے ہی گھر میں ہوتے تھے کیونکہ پھوپھی جی زندہ تھیں اور محلہ بھر میں ان کا احترام تھا۔ ان کے بڑھاپے کے پیش نظر سب اراکین لجنہ ان کے گھر آجایا کرتی تھیں۔ خالہ سکینہ لجنہ کی سرگرمیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں اور ناصرات کی تربیت بھی اس انداز سے کرتی تھیں کہ وہ بھی جماعتی کاموں میں مستعد رہیں۔ بچوں کو تلقین کرنے کا سب سے اعلیٰ طریق خود اپنا نمونہ ہوتا ہے اور خالہ سکینہ سیفی اس نکتہ سے بخوبی آشنا تھیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے دیئے مگر ان کی ایک ہی بیٹی ہے اور وہ بیٹی بھی بیاہ کر کراچی چلی گئی۔ ہمارا شاگرد اور سیفی صاحب کا بھانجا عزیز محمد سلیمان طاہر ان کا داماد ہے۔ وہ وہاں کراچی کی لجنہ کے کاموں میں سنا ہے اپنی ماں کی طرح مستعد ہے۔ سیفی صاحب کے بچے بھی بفضل خدا جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھتے ہیں۔ بچوں نے باپ سے ادب کا ورثہ لیا یا نہیں لیا ماں سے بردباری، حلم اور اخلاص کا ورثہ ضرور پایا ہے۔ ظفر اقبال کو ہم نے دیکھا وہ بچپن میں اپنی ماں کا نمونہ ہے۔ خدمت گزار' خاموش' اپنے کام سے کام رکھنے والا' یہ ساری باتیں سیفی صاحب کے خاندان میں موجود ہیں۔ خالہ سکینہ نے خاندان کی ان روایات کا چراغ نہ صرف روشن رکھا بلکہ اس کی روشنی دور دور تک پہنچائی۔

ہمارا اور سیفی صاحب کا عمروں کا تفاوت ہے مگر شاعری کے ناطے ہم ایک دوسرے سے بہت بے تکلف بھی ہیں۔ خالہ سکینہ سیفی اس شاعرانہ دوستی کا بہت لحاظ کرتی تھیں۔ کبھی کبھار سیفی صاحب سے ملنے ان کے گھر جانا ہوتا تو خالہ سکینہ ہی دروازے پر تشریف لاتیں۔ معلوم ہوتا کہ ہم ہیں تو ایک آدھ فقرہ ضرور کہتیں۔ حال پوچھتیں۔ دعائیں دیتیں۔ سیفی صاحب اسیر راہ مولا ہوئے تو ہم نے انہیں خط لکھا جس میں یہی لکھا کہ آپ تو اپنی اسیری کاٹ لیں گے خالہ سکینہ کا کیا حال ہو گا؟ بہرحال خالہ سکینہ نے یہ ابتلاء بڑی پامردی سے برداشت کیا۔ ہم تو پاکستان میں نہیں تھے مگر آغا سیف اللہ صاحب کے نوٹ سے ہی معلوم ہوا کہ خالہ سکینہ جیل میں اپنے اسیر شوہر سے ملنے جاتیں تو بڑے حوصلے کا مظاہرہ کرتیں حالانکہ ہمارا اپنا تجربہ یہ ہے کہ وہ سیفی صاحب کی ذرا سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ وہ ذرا بیمار ہوتے تو دن رات کی خدمت گزاری کے علاوہ رو رو کر دعائیں کرتیں' بزرگوں کو دعا کے لئے کہتیں اور جب تک انہیں صحت نہ ہو جاتی بے قرار رہتیں۔

کچھ عرصہ کے لئے سیفی صاحب افریقہ گئے تو خالہ سکینہ یہاں اکیلی رہ گئیں۔ ان دنوں میں ہم نے انہیں دیکھا۔ ہر وقت دعا میں مصروف۔ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول۔ سیفی صاحب غالباً تھوڑے عرصہ کے لئے گئے تھے مگر جماعت نے انہیں کسی ضرورت سے زیادہ ٹھہرا لیا۔ خالہ سکینہ نے وہ وقت حوصلہ سے گزار تو لیا مگر ہمیں ان کے اضطراب کی کیفیت اب بھی یاد ہے۔

قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سیفی صاحب کے والد محترم کی خدمت میں بھی اسی طرح مستعد رہتی تھیں۔ ماسٹر صاحب بفضل خدا صحت مند تھے کسی خدمت کے محتاج نہ تھے مگر بڑھاپے میں جب تک کوئی خدمت کرنے والا موجود نہ ہو بڑھاپا نہیں کٹتا۔ ماسٹر صاحب کو ہم نے کئی بار دیکھا باآواز بلند ذکر الٰہی کرتے گھر سے نکلتے اور بیت کی طرف رواں دواں ہو جاتے۔ گرمی سردی ان پر اثر انداز نہ ہوتی۔ خالہ سکینہ سیفی نے ان کی خدمت میں کوئی کوتاہی نہ کی کہ انہیں ذرا بھی بے آرامی کا احساس ہوتا۔ ماسٹر صاحب کو بھی ہمیشہ ہم نے اپنی بہو کے لئے دعاگو ہی پایا۔ اب وہ بہو بھی اپنے خسر کے پاس پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمتوں کو قبول فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جائے تو سارا زہریلا ہو جاتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھلائے۔

O

کتنے دکھ ہیں ایسے بھی جو کہہ نہ سکی میں تجھ سے بھی
کس نے سہا' کب' درد کسی کا۔ سہہ سکتا تو کہتے بھی

میں آنکھیں بچھائے بیٹھی ہوں اک کل پرسوں کے وعدے پر
جس کے لئے یہ سج دھج ہے سب' کاش وہ آئے' دیکھے بھی

مولیٰ کے ملن کا جوش و جنوں سولی کو سیج بناتا ہے
کردے گا گل و گلزار اسے کوئی عشق کی آگ میں کودے بھی

میں اس کو منانے کی خاطر راتوں کو اٹھ اٹھ روتی ہوں
کچھ وہ بھی لاپرواہ سا ہے کچھ بھول ہوئی ہے مجھ سے بھی

نہ رنگ ملے نہ ڈھنگ ملے نہ کوئی ہم آہنگ ملے
اچھا ہے کہ دل کی دل میں رہے جب وہ نہ ملے جو سمجھے بھی

ان گنت ادائیں حسن کی ہیں احسان کے لاکھوں پہلو ہیں
میری ہی طرح پیار آئے گا میری ہی طرح کوئی دیکھے بھی

امتہ الباری ناصر - کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار-20-اکتوبر1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 بیت بازی-
1-30 درس کلام الٰہی- نمبر18-(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن-
3-30 چینی زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-واقفین نو پروگرام- کلر کہار اور نخلہ کی سیر-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکٹر عبدالسلام- ڈاکومنٹری فلم-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
9-00 ملاقات-از حضرت صاحب-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو پروگرام- کلر کہار اور نخلہ کی سیر-
11-00 درس کلام الٰہی نمبر(18)(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن-
12-30 بیت بازی-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 سپورٹس- ٹیبل ٹینس- ربوہ بمقابلہ کراچی-
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 نارویجئین زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشن پروگرام- 1- درس ملفوظات 2- ہومیو پیتھی کلاس کا تعارف-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھی کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 ترکی پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-00 جرمن سروس-

منگل 21- اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
3-00 نارویجئین زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب
6-00 سپورٹس ٹیبل- ٹینس ربوہ بمقابلہ کراچی-
7-00 اردو کلاس
8-00 نارویجئین زبان سیکھئے
9-00 ہومیو پیتھک کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 طبی معاملات- آنکھوں کی بیماریاں- مہمان-ڈاکٹر نصیر احمد منصور- میزبان-ڈاکٹر سلطان اے مبشر-
3-30 سیرۃ حضرت مولوی حکیم عبدالخالق
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 نارویجئین زبان سیکھئے-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن سروس-

بدھ22-اکتوبر1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
3-00 فرنچ زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 طبی معاملات- آنکھوں کی بیماریاں- مہمان ڈاکٹر نصیر احمد منصور میزبان- ڈاکٹر سلطان-اے-مبشر-
7-00 اردو کلاس
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 سواحیلی پروگرام-
11-30 تقریر-
12-30 ہماری کائنات
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ-
3-30 روشنی کا سفر-نور محمد جعفر حسین-
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 عربی زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
11-00 جرمن سروس-

جمعرات23-اکتوبر1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 المائدہ-چینی کھانے-
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
3-00 ترکی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کینیڈین ہورائزن-

الفضل 31-جولائی 1958ء

لنڈن کی زمین دوز ریلوے

لنڈن کا زمین دوز ٹرانسپورٹ سسٹم دنیا میں سب سے نرالا ہے یہ شہر پرانے طرز پر بنا ہوا ہے- سست رفتار گھوڑا گاڑیوں کی مناسبت سے اس کی سڑکیں اور راستے بنے تھے- لیکن گھوڑا گاڑیوں کے اس شہر میں جدید سواریاں آگئیں- اور اب اس تنگ شہر کی تنگ سڑکوں پر یہ کیفیت ہے کہ کاروباری اوقات میں بس یا کار کی نسبت پیدل چلنے میں وقت کی زیادہ بچت ہوتی ہے- لیکن اس کی تلافی زمین دوز ٹرانسپورٹ سسٹم سے کی گئی ہے- یہاں ہر روز بیس لاکھ سے زیادہ اشخاص زمین دوز برقی گاڑیوں سے سفر کرتے ہیں- 500 ریل گاڑیاں جن میں 3500 ریلوے کاریں جڑی ہوتی ہیں- چلتی ہیں- ان کے کم و بیش 300 سٹیشن ہیں اور 300 میل کا راستہ طے کرتی ہیں- اس کے عملہ میں 20 ہزار افراد شامل ہیں-

یہ زمین دوز ٹرانسپورٹ سسٹم ایک انگریز کے ذہین دماغ کی اختراع ہے- جو امریکہ کا تربیت یافتہ تھا- اب سے تقریباً ایک صدی پہلے 1863ء میں ایک شخص جارج پیرسن اور اس کے ساتھیوں نے میٹروپولیٹین کی بنا رکھی تھی جو موجودہ زمین دوز سسٹم سب سے پرانا سٹیشن ہے ان کی بنائی ہوئی ریلوے ساڑھے چار میل لمبی تھی- اور پیرنگٹن سے فیرنگٹن سٹریٹ تک چلتی تھی- لیکن یہ ریلوے زمین دوز نہیں تھی- نہ بجلی سے چلتی تھی- بس ایک وسیع خندق میں جو اوپر سے ڈھانک دی گئی تھی سٹیم انجن کے ذریعہ چلتی تھی جو راستہ بھر دھواں اڑاتی جاتی تھی- مسافروں کو پڑھنے کے لئے بتی استعمال کرنی پڑتی تھی کمبل اوڑھ کر سفر کرتے تھے کہ گرم رہیں اور جب گاڑی سے اترتے تھے تو کالے بھر بھوجے بنے ہوتے تھے-

اس کے بعد دوسری لائن گلوسٹر روڈ سے ویسٹ منسٹر تک قائم ہوئی- 1871ء میں اسے توسیع دی گئی- 1884ء میں از سرکل لائن مکمل ہوئی- جو تیرہ میل لمبی ہے اور دائرہ میں چلتی ہے- یعنی آپ کہیں سے سوار ہوں 25 منٹ میں پھر وہیں پہنچ جائیں گے جہاں سے چلے تھے-

سب سے پہلا ٹیوب کنگ ولیم سٹریٹ سے سٹاک ویل تک پونے چار میل کی مسافت میں بچھایا گیا- 1900ء میں ٹوپینی ٹیوب تعمیر ہوا- اس کا یہ نام اس وجہ سے پڑا- کہ اس کا ٹکٹ خواہ آپ کو کہیں جانا ہو دو پینس میں ملتا تھا- اس وقت سے لے کر اب تک اس لائن میں بہت توسیع اور تبدیلی ہوئی ہے- رفتہ رفتہ سٹیم گاڑیاں غائب ہو گئیں اور ان کی جگہ الیکٹرک ٹرین نے لے لی- اب جب کبھی یہاں سے کبھی کبھار دھواں گاڑی رات کو گزر جاتی ہے تو سرنگ میں اتنا دھواں بھر جاتا ہے کہ سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے- اور تعجب ہوتا ہے کہ پرانے زمانے میں مسافران گاڑیوں میں کیسے سفر کرتے تھے- حالانکہ اب ہر منٹ پر پنکھوں کے ذریعہ پچاس مکعب فٹ ہوا پمپ کی جاتی ہے- اور 69 سے 73 ڈگری تک کا درجہ حرارت قائم رکھا جاتا ہے- اور اس زمانے میں اس قسم کا کوئی انتظام نہیں تھا-

ٹیوب اسٹیشن بالعموم بہت صاف ستھرے ہوتے ہیں- دن کے سفر کے بعد ہر گاڑی صاف کی جاتی ہے اور دھوئی جاتی ہے- گاڑیاں اب چھتوں والی خندقوں میں نہیں چلتی ہیں جو زمین کے شکم میں ٹنل کے ذریعہ داخل کی گئی ہیں-

پچھلے زمانے میں لنڈن کا ٹرانسپورٹ سسٹم خاصا خراب تھا- ایک شخص ہنری سٹلے نے اسے درست کیا وہ ڈربی میں پیدا ہوا تھا- مگر برطانیہ امریکہ میں 1907ء میں جو میٹروپولیٹن ڈسٹرکٹ ریلوے کا جنرل مینجر بن کر انگلستان آیا- اس وقت یہ ریلوے دیوالیہ ہو رہا تھا- اس نے بنکاروں کے سامنے ایک اصلاحی تجویز رکھی اور ان سے 148 کروڑ روپے کے لگ بھگ جمع کر کے لنڈن پسنجر ٹرانسپورٹ قائم کیا- جس کا وہ چیئرمین مقرر ہوا- اس کی سکیم اتنی کامیاب ہوئی کہ 1914ء میں اسے سر کا خطاب ملا-

1940ء میں ان سرنگوں کا ایک نیا مصرف نکلا جو اس کے منصوبہ بندوں کے تصور میں بھی نہیں آیا تھا- جب ستمبر میں جرمنوں نے ہوائی حملے کئے تو یہاں 17000 اشخاص نے پناہ لی اور 79 سٹیشنوں پر خانہ بربادوں کے سونے کا انتظام کیا-

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7-00 اردو کلاس-
8-00 ترکی زبان سیکھئے-
8-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم-
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
11-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ (96--2-9)-
12-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت- حصہ 18
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 المائدہ چینی کھانے
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 36-(94-7-13) حصہ دوئم-
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشن پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 روسی پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن سروس-

بقیہ صفحہ 4

کے بعد پھر چلیں گے- دوپہر تین بجے آپ کو 104 بخار ہو گیا حضرت صاحب کو جب اس بات کی اطلاع ملی اور یہ بھی کہ اس طرح سیر کر کے آئی تھیں تو کہلا بھجوایا کہ اپنی ہمت سے زیادہ نہ چلا کریں- آپ کی عمر تو 67 سال ہے- جوانوں والا کام کرنے کی کوشش نہ کریں-

میں طوالت کے خوف سے مختصر واقعات کے بعد مضمون ختم کرتا ہوں- ۔

مٹ نہیں سکتے اوصاف حمیدہ کے اثر
نقش رہ جاتے ہیں' انسان گذر جاتے ہیں

ماں ایک نعمت غیر مترقبہ ہے- دنیا

میں خدا نے ہر ایک چیز کا بدل رکھا ہے مگر والدہ کا نہیں جبھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے- میری امی جان نے میری تربیت باوجود لاڈ و پیار کے بہت عمدہ طریق سے کی میں اپنے رب العالمین سے آپ کے لئے دعائیں مانگتا ہوں میری امی جان آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہیں- میں نے کبھی بھی تو آپ کو تنہا نہ چھوڑا تھا- اگر کبھی میں باہر جاتا تو ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا کہ خدانخواستہ آپ کو کچھ ہو نہ گیا ہو- پھر مجھے کسی پہلو چین نہ پڑتا تھا- اب میں شدت غم سے تڑپ رہا ہوں- مگر آپ کا شفقت والا ہاتھ میرے سر پر نظر نہیں آتا- اب راتوں کو کوئی بھی تو اٹھ کر مجھ پر دم نہیں کرتا اب میں کسی کو بھی اپنے لئے اس قدر کرب اور الحاح سے دعائیں کرتے نہیں پاتا میری آنکھوں کے سامنے وہ خط پڑا ہے جس میں آپ نے لکھا تھا- رفیق تم کو اگر علم ہو تاکہ میں نے تمہارے لئے کس قدر دعائیں کی ہیں تو تم کبھی نہ گھبراتے- مگر اب مجھے ایسے پیار بھرے خطوط کون لکھے گا- جس میں میری دنیا اور آخرت سدھارنے کی دعاؤں کا تذکرہ ہو گا- میں ہر جگہ آپ کو پکارتا ہوں مگر اس شیریں آواز سے محروم ہوں کہ "کیوں بچے کیا ہوا" میری نگاہیں ہر جگہ آپ کو ڈھونڈتی ہیں مگر واپس لوٹ آتی ہیں- اچھا۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

میری امی جان! میں آپ کی دعاؤں کا اب پہلے سے بھی زیادہ محتاج ہوں- میں اب صرف آپ کی یاد سے دل بہلایا کروں گا آپ کو بھلا دینا میرے بس کا روگ نہیں میں زندگی بھر آپ کی روح کو خوش کرنے کی کوشش کروں گا-

آخر میں بزرگوں دوستوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میری صابر و شاکر امی جان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور مجھے صبر کی توفیق دے- میں اپنے پیار کے لحاظ سے دودھ پیتے بچے کی طرح تھا جو اپنی ماں کو کبھی نہیں چھوڑتا- مگر اب ان کے خلوص اور محبت کے دودھ سے محروم ہو گیا ہوں- خدا تعالیٰ مجھے ہمت دے کہ میں اپنی امی جان کی تمناؤں اور آرزؤں کو پورا کر سکوں تاکہ ہمیشہ ان کی روح مجھ سے خوش رہے اور اسی میں میری خوشی ہے-

OOO

بقیہ صفحہ 1

جو قریب ہے وہ تکبر سے دور ہے- جو قریب نہیں ہے وہ اسی حد تک متکبر ہو جاتا ہے اور تکبر کے متعلق جو تمثیل ہے وہ فربہی کی تمثیل ہے کہ جتنا تکبر ہو گا اتنا ہی گویا موٹا ہو گا- لیکن جن راہوں سے جنت کی طرف بلایا جاتا ہے وہ باریک راہیں ہیں- ان سے اس قسم کا پھولا ہوا- اپنے تکبر میں متورم ہوا ہوا شخص داخل ہو ہی نہیں سکتا- فرماتے ہیں تم فربہی چھوڑ دو' ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا- (از خطبہ 20- دسمبر 1996ء)

زیارت مرکز واقفین نو چک 18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ

○ مورخہ 10- اکتوبر 1997ء بروز جمعہ چک 18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد محترمہ نسرین وارث صاحبہ اہلیہ مکرم محمد وارث نسیم صاحب (صدر لجنہ) اور مکرمہ امتیاز بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالشکور صاحب (سیکرٹری مال) کے ہمراہ ربوہ پہنچا-

اس وفد میں 33 بچے اور 17 خواتین و دیگر احباب شامل تھے- وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا- ربوہ میں قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ جماعت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی- وفد نے بیت المبارک' دفتر .P.S اور قصر امامت کا دورہ کیا- مکرم محمد اسلم شاد صاحب منگلا پرائیویٹ سیکرٹری سے بچوں اور خواتین نے ملاقات کی- مکرم منگلا صاحب نے وفد کو حضرت صاحب کے خطبات کی روشنی میں روزانہ تلاوت' کلام الٰہی' عبادت کرنے اور .M.T.A سے استفادہ کی تلقین کی-

بچوں اور خواتین نے لجنہ اماء اللہ پاکستان کے دفاتر کا وزٹ بھی کیا اور مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ قائم مقام صدر لجنہ اور مکرمہ عائشہ امینہ صاحبہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد سے ملاقات کی-

وفد نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ' دفاتر تحریک جدید اور خلافت لائبریری کا دورہ کیا- خلافت لائبریری کا تعارف مکرم حبیب الرحمان صاحب زیروی قائم مقام انچارج خلافت لائبریری نے وفد کو لائبریری کا تعارف کروایا- وفد نے مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل سے ملاقات کی- آپ نے بچوں کو قیمتی نصائح سے نوازا-

وفد نے دفتر وقف نو کا دورہ کیا- مکرم سید قمر سلمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے بچوں کا علمی و تربیتی جائزہ لیکر نصائح فرمائیں- بچوں کے نصاب اور تربیتی امور کا انفرادی جائزہ مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد نے لیا اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی-

مورخہ 12- اکتوبر کو یہ وفد ربوہ کی نیک اور دیرپا یادیں لئے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہوا-

اس پروگرام میں وکالت کی طرف سے مکرم طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ نے ڈیوٹی سر انجام دی-

(وکالت وقف نو)

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے- تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں- اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے-

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے- یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں-

(نگران امداد طلباء)

اعلان داخلہ

○ ایک سالہ ڈسپنسر کورس کے لئے پنجاب کے رہائشی افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں- داخلہ اوپن میرٹ پر ہو گا- تعلیمی قابلیت میں میٹرک سائنس مضامین کے ساتھ ہونا لازمی ہے- سادہ کاغذ پر درخواست بمعہ میٹرک سرٹیفکیٹ' ڈومیسائل' چال چلن کا سرٹیفکیٹ' شناختی کارڈ یا والد کے "ب" فارم کی فوٹو کاپی' میڈیکل سرٹیفکیٹ متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں 28- اکتوبر 97ء تک پہنچ جانی چاہیئے- امیدوار اپنے رہائش ضلع کے مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں یہی درخواستیں جمع کروائیں-

(۱) میو- سرگنگارام- جناح- جنرل ہسپتال لاہور
(۲) جنرل- ہولی فیملی- ڈی ایچ کیو- راولپنڈی
(۳) الائیڈ- ڈی ایچ کیو- فیصل آباد
(۴) نشتر- سول ملتان
(۵) بی وی بہاولپور
(۶) پنجاب کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال

○ انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس (FAST) لاہور اور اسلام آباد نے .B.Sc پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- کم از کم تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ میتھ کے ساتھ ہونا ضروری ہے- داخلہ فارم وغیرہ لاہور آفس واقع B-852 فیصل ٹاؤن اور اسلام آباد آفس واقع 4- بازار روڈ 6/4-G سے 500 روپے کے عوض یا 550 روپے کا بینک ڈرافٹ ارسال کر کے حاصل کئے جاسکتے ہیں- فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8- نومبر 97ء ہے- داخلہ سے قبل ٹیسٹ جو 16- نومبر 97ء کو ہو گا کلیئر کرنا لازمی ہو گا-

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے چار سالہ B-فارمیسی کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- تعلیمی قابلیت میں .F.Sc پری میڈیکل مضامین ہونا لازمی ہے- داخلہ فارم وغیرہ یونیورسٹی اولڈ کیمپس کے ساتھ بغداد الجدید کیمپس برانچز حبیب بینک لیٹڈ بمقام بہاولپور و مذکورہ بینک کی نامزد برانچوں بمقام رحیم یار خان' صادق آباد' خان پور' راولپنڈی' لاہور' فیصل آباد' ملتان' ڈیرہ غازی خان وغیرہ سے 65 روپے کے عوض دستیاب ہیں- فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25- اکتوبر 97ء ہے-

(نظارت تعلیم)

عہدیداران سے ضروری گذارش

○ تحریک جدید کا سال نمبر 63 اختتام پذیر ہو رہا ہے جماعتوں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ اس ماہ میں چندہ تحریک جدید کی وصولی سو فیصد کر کے نئے سال کی تیاری کریں جملہ ذیلی تنظیموں سے مدد لیکر کام کیا جائے- جن کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں تیار کر لی جائیں- اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں مخلصین مقرر کر کے گھر گھر جا کر چندہ تحریک جدید کی وصولی کریں- جمع شدہ چندہ تحریک جدید اولین فرصت میں مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کریں-

وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 18- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ سندھ ہائی کورٹ میں محترمہ بے نظیر نے آئینی درخواست دائر کی ہے کہ میڈیا ٹرائل بند اور سوئس بینکوں میں اکاؤنٹس کے بارے میں دستاویزات فراہم کی جائیں۔ نواز شریف میرے خلاف ذاتی عناد رکھنے کے ساتھ معاندانہ سیاسی عزائم رکھتے ہیں۔ احتساب سیل کے چیئرمین سینیٹر سیف الرحمان میڈیا ٹرائل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ سیاسی ساکھ اور نیک نامی کو نقصان پہنچانے کے لئے دونوں نے میرے شوہر۔ والدہ کے خلاف غیر قانونی دولت سوئس بینکوں میں رکھنے کے الزامات کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ مجھے گرفتار کرنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ نواز شریف نے اپنے سابق دور میں بھی مدعلیہ اور اس کے شوہر کے خلاف الزامات لگائے تھے لیکن عدلیہ نے باعزت بری کر دیا۔ احتساب سیل کے خلاف جائیداد اور اثاثے منجمد کرنے کا کوئی قانونی اختیار نہیں۔ دستاویزی ثبوت پیش کئے جائیں تو عدلیہ کے روبرو الزامات کا سامنا کرنے کو تیار ہوں۔ عدالت میرے خلاف میڈیا ٹرائل بند کرنے کی ہدایت کرے۔ سوئٹزرلینڈ حکومت سے اکاؤنٹس منجمد کرنے کے لئے دی گئی درخواست کی نقل بھی فراہم کرے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ اور سپریم کورٹ کے دوسرے ججوں کے درمیان تمام غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں۔ سپریم کورٹ بلڈنگ میں چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی سربراہی میں سپریم کورٹ کے ججوں کا غیر رسمی فل کورٹ اجلاس ہوا۔ جس میں چیف جسٹس کے علاوہ دوسرے جج صاحبان نے شرکت کی۔ چیف جسٹس نے ججوں کی تقرری کے بارے میں سفارشات پھر حکومت کو بھیج دی ہیں۔ تمام ججوں نے سید سجاد علی شاہ کی سفارشات پر اتفاق رائے کیا۔

○ ایران کے ڈپٹی وزیر خارجہ نے صدر خاتمی کا خصوصی پیغام صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری کو پہنچا دیا ہے۔ جس میں ایرانی ٹیکنیشنوں کی ہلاکت پر ایرانی قیادت کی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ صدر لغاری نے کہا ہے کہ پانچ ایرانی ٹیکنیشنوں کے قتل میں بیرونی ہاتھ نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ سازش کے تحت پاکستان اور ایران کے تعلقات خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایرانیوں کی ہلاکت پر دکھ ہے ذمہ دار عناصر کو جلد انجام تک پہنچا دیا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ ترقی میں حائل رکاوٹیں اور قبضہ گروپوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ بڑے شہروں کو گنجان آبادی' صفائی' ٹرانسپورٹ' تجاوزات اور ماحول کی آلودگی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ لوگ ٹیکس دینے سے گریزاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اچانک آنے والی قدرتی آفات اور دہشت گردی کے واقعات کے بعد کم سے کم نقصان اور متاثرین کو فوری امداد پہنچانے کے لئے طریق کار ڈھونڈنا ہوگا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سوئس بینکوں میں اکاؤنٹس تو ہیں لیکن دولت چوری نہیں کی۔ اربوں ڈالر کی بات جھوٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں قائد حزب اختلاف ہوں۔ آج جو کچھ میرے ساتھ ہو رہا ہے کل کسی اور کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ احتساب سیل کے سربراہ نے جھوٹ بول کر مجھے تکلیف پہنچائی۔ الزامات کا مقابلہ کروں گی۔ مارکوس نہیں جو ملک چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سینیئر نائب صدر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ بے نظیر کو گرفتار کر کے بیرون ملک خفیہ اثاثوں کی تحقیقات کی جائے۔ مسلم لیگ حکومت بے نظیر کے ساتھ مفاہمت نہیں کرے گی۔ جس نے کوشش کی اس کے ساتھ کھلی جنگ ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ روپے کی قیمت میں کمی ناگزیر تھی اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا۔ میں جلد ہی اس مسئلے پر قوم کو اعتماد میں لوں گا۔

○ وفاقی وزیر مواصلات اعظم خان ہوتی نے کہا ہے کہ لاہور اسلام آباد موٹروے 20 نومبر کو عوام کے لئے کھول دیا جائے گا۔ افتتاح سے پہلے موٹروے پر تمام سہولیات فراہم کریں گے۔ افتتاحی تقریب شایان شان طریقہ سے منائیں گے۔

○ وفاقی وزیر بہبود آبادی سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات اپریل ہوں گے۔ جبکہ اس سے قبل مارچ میں مردم شماری سائنسی اور منظم بنیادوں پر ہوگی۔

○ روپے کی قیمت میں کمی سے پاکستان پر قرضوں کے بوجھ میں 90۔ ارب کا اضافہ ہو گیا ہے۔ پچھلے تین ماہ میں کرنسی مستحکم ہونے سے مصنوعات مہنگی ہو گئیں۔ برآمدات بڑھانے کے لئے قیمت کم کرنا پڑی۔ تھرمل بجلی کی تیاری میں فرنس آئل استعمال ہوتا ہے۔ جس پر لاگت بڑھنے سے بجلی کے نرخ بڑھانے پڑیں گے۔

○ کراچی میں تعینات امریکی قونصل جنرل نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی ہے۔

○ وزیر اعظم نے چیئرمین واپڈا کی طرف سے بجلی کے نرخ بڑھانے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ واپڈا حکام عوام پر بوجھ ڈالنے کی بجائے اپنی بدانتظامی روکیں۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق آئی ایم ایف کے اعلیٰ حکام نے حکومت پاکستان کی طرف سے روپے کی قیمت میں موجودہ کمی کو ناکامی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت پاکستان روپے کی قیمت میں مزید گیارہ فیصد کمی کرے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت جتوئی نے کہا ہے کہ سی بھی اپریشن کے بغیر سیاسی صورتحال کا سیاسی حل تلاش کر کے کراچی میں امن وامان قائم کرنا موجودہ حکومت کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اس نے ایک تیل کمپنی کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ ترکمانستان سے ایران تک قدرتی گیس کی پائپ لائن بچھادے۔

○ کراچی میں ایڈیشنل ہوم سیکرٹری کے فلیٹ پر فائرنگ اور پر تشدد واقعات میں کانسٹیبل سمیت تین افراد ہلاک اور دو زخمی ہو گئے ہیں۔

○ شہید ملت لیاقت علی خان کی 46ویں برسی عقیدت واحترام سے منائی گئی۔ سندھ کے قائم مقام گورنر نواب مرزا اور وزیر اعلیٰ لیاقت علی جتوئی نے مزار پر حاضری دی اور پھولوں کی چادر چڑھائی۔

○ ریڈیو وائس آف امریکہ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ روپے کی قیمت میں کمی نے پاکستان میں روزمرہ کی اشیاء مہنگی کر دی ہیں۔ پٹرول کی قیمت بھی بڑھ گئی ہے۔ آنے والے دنوں میں مزید کئی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا قوی امکان ہے' ٹیکسی رکشہ ڈرائیوروں نے بھی کرایوں میں از خود اضافہ کر لیا ہے۔

○ خان پور پولیس نے ایک دہشت گرد گرفتار کر کے اس کی نشان دہی پر لشکر جھنگوی کے اسلحہ خانہ سے بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کر لیا ہے۔ اس ذخیرے میں راکٹ لانچز اور بیس راکٹ بھی شامل ہیں۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق وفاقی حکومت نے ایک لاکھ سرکاری ملازمین کو فارغ کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے پولیس 20 ہزار' واپڈا 25 ٹیلی کمونی کیشن 10' حبیب بینک 10' نیشنل بینک 6' ریلوے 25' انکم ٹیکس 8' ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے دو ہزار ملازم نکالے جائیں گے۔ گولڈن ہینڈ شیک کے ذریعے رقوم دی جائیں گی۔

○ ڈیزل اور ادویات سمیت ہر شئے مہنگی ہو گئی ہے۔

○ مانوالہ کے قریب دو بسوں کے تصادم میں پانچ افراد جاں بحق اور چالیس زخمی ہو گئے ہیں۔

○ انسانی حقوق کمیشن کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ہر سال دو ہزار خواتین کو اغوا کر لیا جاتا ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سوئس حکام نے ٹھوس شواہد پر ایکشن لیا ہے۔ کوئی بیج پا ہو یا نہ ہو۔ جس نے قومی دولت یا کک بیک کے ذریعے لوٹی اسے واپس لا کر قومی خزانے میں جمع کرائیں گے۔ بے نظیر بھٹو' نصرت بھٹو اور آصف زرداری کے اکاؤنٹس کے ثبوت احتساب سیل نے فراہم کئے ہیں۔ عدلیہ کا مطلب عدلیہ ہے۔ اس سے کوئی اختلاف نہیں۔ عدلیہ کا احترام کرتے ہیں۔ کرنسی میں کمی ملک کے مفاد میں کی گئی ہے۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک
ربوہ
4.30 تا 8.30 شام

خوشخبری
بیرون ملک سفر، تعلیم، سپانسرشپ اور امیگریشن قوانین سے متعلق پیشہ وارانہ خدمات کیلئے آپ کے معاون اور مددگار
فاروق لاء ایسوسی ایٹس
15-B چغتائی پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
فون: 825275

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام/30، 40 گرام/90، 100 گرام/150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع
دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379